يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا
تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ
وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جب تو جنگ سے واپسی پر اِن کے پاس آئے گا تو یہ بہانہ تراشیاں کریں گے۔ انہیں بتادے کہ بہانے مت بناؤ۔ ہم تم پر ہرگز یقین نہ کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمہارے احوالِ واقعی کے متعلّق سب کچھ بتادیا ہے۔ اب اللہ اور اس کا رسول ---دین کا نظام--- تمہارے اعمال پر نظر رکھے گا۔ پھر اُس ہستی کی طرف تمہارے معاملے کو Refer کردے گا جو پوشیدہ اور ظاہر امور کا علم رکھنے والی ہے تاکہ وہ تمہیں بتادے جو جو تم کرتے رہے ہو۔ (94)

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا
عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

جب تم ان کے پاس (تبوک سے) واپس لوٹو گے تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ لیکن تُم ان سے کنارہ کش رہو۔ یہ لوگ تنگ دل، متعصّب اور صحیح نظام کے راستے میں خلل اور رکاوٹ ہیں (التّوبۃ 62:9)۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ یہ ان کی کرتُوتوں کا صلہ ہے۔ (95)

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ
اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾

یہ قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہونا بھی چاہو تو یہ معاملہ انفرادی نہیں۔ اللہ نافرمان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوتا۔ (96)

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا
حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾

یہ بدّو، صحرانشین، کفر اور نفاق میں بڑے پکّے ہیں یہ اس حالت میں اتنے Obdurate ہیں کہ اللہ نے اپنے رسولؐ پر جو احکام نازل فرمائے ہیں، انہیں Appreciate

نہ کر سکیں۔ لیکن اللہ علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔ (97)

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ‌ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ‌ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ‏ ﴿۹۸﴾

ان صحرانشینوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو دین کے نظام کے لیے کچھ دیتے ہیں تو اسے مفت کا جرمانہ سمجھتے ہیں اور وہ تم پر گردشوں کے آنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں حالانکہ تباہی و بربادی انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی۔ اللہ سن رہا ہوتا ہے، جان رہا ہوتا ہے۔ (98)

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ‌ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ‌ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ‏ ﴿۹۹﴾ ع 12 10 1

ان صحرانشینوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ نظام کے لیے دیتے ہیں، اسے اللہ کے قُرب اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! کی طرف سے تہنیّت و تبریک اور تحسین کا موجب خیال کرتے ہیں۔ سن لو! یہ انفاق یقیناً ان کے لیے قربت کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ انہیں عنقریب اپنی رحمتوں کے سایوں میں داخل فرمائے گا۔ اللہ، حفاظت اور سامانِ رحمت عطا فرمانے والا ہے۔ (99)

وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ‏ ﴿۱۰۰﴾

مہاجرین اور انصار میں سے دین کے قیام واستحکام کی خاطر سبقت لے جانے والے اور جنہوں نے ان کے نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ذمّہ داریوں اور فرائض سے بڑھ کر ان کی اعانت کی، یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہوگئی اور اللہ کے قوانین کے حسین نتائج ان کی محنتوں سے ہم آہنگ

ہو گئے اور ان کے لیے جنّت کے سدا بہار باغات تیار ہیں سیرابی کے لیے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں ہے اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اَلۡبَیِّنَة 8:98)۔ یہ ایک عظیم Achievement ہے۔(100)

وَمِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ۛؕ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ۛ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ ۚ﴿۱۰۱﴾

وقف منزل

اور تمہارے قرب و جوار کے صحرا نشین اور بعض اہلِ مدینہ منافق ہیں اور وہ اپنی منافقت کے عادی ہو گئے ہیں۔ تم ان کو نہیں جان رہے۔ ہمیں ان کا علم ہے۔ ہم عنقریب ان کو دو مرتبہ سزا دیں گے پھر وہ عذابِ عظیم کی طرف بھیج دیئے جائیں گے۔(101)

وَاٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۰۲﴾

اور کچھ دوسرے ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیا ہے۔ انہوں نے صالح اور بُرے، ملے جلے اعمال کیے ہیں۔ اللہ ضرور ان کی طرف رحمت سے متوجّہ ہوگا۔ اللہ، حفاظت و رحمت عطا فرمانے والا ہے۔(102)

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۳﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان کے مال میں سے صدقات لے لے۔ اس سے انہیں، ذاتی رجحانات و میلانات سے منزّہ ہو کر پاکیزہ سیرت کے پیکر بنا دے اور ان کی صلاحیّتوں کی نشو و نما اور بالیدگی کا انتظام کر دے (اَلَّیل 18:92)۔ ان کی تحسین اور حوصلہ افزائی کر کہ تیری طرف سے حوصلہ افزائی، ان کے لیے موجبِ تسکین ہوتی ہے۔ اللہ سن رہا اور جان رہا ہوتا

ہے۔(103)

اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۴﴾

کیا ان کو علم نہیں کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات کو شرفِ قبولیّت عطا کرتا ہے۔ بے شک! اللہ ہی وہ ہستی ہے جو اپنی رحمت سے متوجّہ ہونے والا ہے۔(104)

وَقُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ وَسَتُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۚ﴿۱۰۵﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتادے کہ تم اپنا کام کیے جاؤ۔ اللہ اور اس کا رسول --- دین کا نظام --- اور جماعتِ مومنین، تمہارے اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اور تم عنقریب اُس ہستی کی طرف Refer کیے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر امور کا علم رکھتی ہے اور تمہیں بتادے گی جو جو تم کرتے رہے ہو۔(105)

وَاٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ لِاَمۡرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمۡ وَاِمَّا يَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۰۶﴾

اور دوسرے، جنگِ تبوک پر نہ جانے والوں کا معاملہ اللہ کے فیصلے تک مؤخّر کر دیا گیا ہے (التّوبہ 9:118) خواہ انہیں سزا دے خواہ ان کی توبہ قبول کرلے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔(106)

وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّكُفۡرًا وَّتَفۡرِيۡقًاۢ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَلَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾

منافقین میں سے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے ایک مسجد مومنین میں تفرقہ پیدا کرنے، انہیں نقصان پہنچانے اور کفر کو پھیلانے اور اُن لوگوں کے لیے پناہ گاہ کے طور پر تعمیر کی جنہوں نے اس سے قبل اللہ اور رسول ---- دین کے نظام ---- کے خلاف جنگ کی تھی۔ اب قسمیں اٹھائیں گے کہ ہمارا ارادہ تو صرف معاشرے میں حسن

وتوازن پیدا کرنا تھا اور اللہ تو دیکھ رہا ہے کہ یہ جھوٹے
ہیں۔ (107)

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ
يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ
يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝۱۰۸

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !) تُو اِس میں کبھی بھی قدم
نہ رکھنا۔ وہ مسجد جس کی اساس روزِ اوّل سے ہی خالص
اللہ کے احکام وقوانین سے ہم آہنگ رہنے کے اصول پر
رکھی گئی تھی، اس لائق ہے کہ تُو اس میں داخل ہو۔ اس
میں صرف وہی لوگ آتے ہیں جو شدّت سے اس بات
کے آرزومند ہیں کہ وہ قلب ونگاہ کے تمام تعصّبات سے
منزّہ ہوکر پاکیزہ سیرت بن جائیں۔ اور اللہ پاکیزہ
سیرت لوگوں کو ہی محبوب رکھتا ہے۔ (108)

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ
اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰۹

بھلا وہ شخص جس نے اپنی شخصیّت کی عمارت کی بنیاد اللہ
کی صفات کو علیٰ حدِ بشریّت اپنی ذات میں منعکس
کرنے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے کے
اصول پر رکھی، بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی شخصیّت
کی بنیاد ایک گرتے ہوئے کنارے کی آخری حد پر رکھی
ہو جو اسے لے کر جہنّم کی آگ میں گر جائے۔ سرکش اور
قانون شکن لوگ اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں پا
سکتے۔ (109)

ع 13 11 2 لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ
تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۱۰ ع

مسجدِ ضرار کی یہ عمارت جو انھوں نے بنائی ہے، ان کے
دلوں میں اضطراب کے باعث کھٹکتی رہے گی یہاں تک
کہ ان کے دل پارہ پارہ ہو جائیں۔ اور اللہ ہر بات کا

علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔(110)

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَ یُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا فِی التَّوۡرٰىۃِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ وَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۱۱﴾

اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنّت کے عوض خرید لیے ہیں۔ یہ اللہ کے دین کے نظام کے قیام و استحکام کی خاطر لڑتے ہیں۔ یہ قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں۔ مال اور جانوں کے ایثار کے عوض جنّت کا پختہ وعدہ توریت، انجیل اور اب قرآن میں دیا جا چکا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے؟ لہٰذا، اس معاہدے پر جو تم نے اس ہستی سے کیا ہے، خوشیاں مناؤ اور یہ بہت بڑی Achievement ہے۔(111)

اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ السَّآئِحُوۡنَ الرّٰکِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ النَّاہُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡحٰفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰہِ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۲﴾

اللہ کے ساتھ معاہدہ کرنے والے مومنین وہ ہیں کہ: جب کبھی قدم غلط سمت میں اٹھ جائے تو فوراً اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کر لینے والے؛

اپنی تمام قوّتوں اور صلاحیّتوں کو اللہ کے قوانین کے قالب میں ڈھال کر اس کی مشیّت کے مطابق صرف کرنے والے؛

خالق کائنات کی ہر تخلیق، ہر شاہکار کو دیکھ کر ستائش و تحسین کے جذبات کا اس انداز سے اظہار کرنے والے جس سے خالق کی عظمت و برتری کا اعتراف ہو(الفاتحة 1:1)۔ زمین میں اس غرض اور مقصد سے چلنے پھرنے والے کہ عقل وفہم اور عبرت حاصل

کریں؛

اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والے؛

ذمّہ داریوں کے بوجھ سے اللہ کے قوانین کے سامنے جھکے رہنے والے؛

اللہ کا ضابطۂ قوانین جن باتوں کو صحیح قرار دے، ان کا حکم دینے والے اور جن کو صحیح تسلیم نہ کرے، ان سے حکماً روکنے والے اور اللہ کے قوانین نے جو حدود متعیّن کی ہیں، ان کو نگاہ میں رکھنے والے؛

ایسے مومنین کو حسین نتائج کی بشارتیں دے دیں (الاحزاب، 33-35)۔ (112)

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اُولِىۡ قُرۡبٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ۝١١٣

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور مومنین کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت طلب کریں اگرچہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں درآنحالیکہ ان پر واضح کر دیا گیا ہو کہ یہ اہل جہنّم ہیں (التّوبۃ 9:80)۔ (113)

وَمَا كَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ اِلَّا عَنۡ مَّوۡعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ‌ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنۡهُ‌ ؕ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيۡمٌ ۝١١٤

اور ابراہیم علیہ السّلام کا اپنے والد کے لیے مغفرت طلب کرنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اُس نے اُس سے کیا تھا (ابراھیم 14:41، مریم 19:47، اَلۡمُمۡتَحِنَۃ 60:4)۔ جب اس پر واضح کر دیا گیا کہ اس کا والد دین کے نظام کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ولاتعلّق ہو گیا۔ یقیناً، ابراہیم علیہ السّلام ہمیشہ اصول و قانون کے مطابق کام کرنے والا، بُردبار تھا۔ (114)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ
لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

اللہ ایسا ہرگز نہیں کرتا کہ وہ کسی قوم کو راہِ ہدایت دکھادے یہاں تک کہ یہ بھی واضح کردے کہ اس کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے کے حدود کیا ہیں، پھر وہ سیدھا راستہ ان کی نظروں سے گم کردے۔ یقیناً اللہ کو ہر شئے کا علم ہے۔ (115)

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْیٖ وَيُمِيْتُ ؕ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾

ارض وسما کے اقتدار کا مالک اللہ ہی ہے۔ حیات وموت اُسی کے قانون کے مطابق وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اور اللہ کے سوا تم سب کا کوئی رفیق، دم ساز اور مددگار نہیں۔ (116)

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ
قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ۙ﴿۱۱۷﴾

اللہ، نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم، مہاجرین اور انصار اور اُن لوگوں کی طرف جنہوں نے معرکۂ تبوک میں عُسرت اور بے سروسامانی کے لمحات میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ساتھ دیا، اپنی رحمت سے متوجّہ ہوا، جب کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈول جاتے، لیکن اللہ ان کی طرف رحمت سے متوجّہ ہوا۔ اللہ، انسان کے ایمان کے نتیجہ خیز ہونے کی راہ میں موانع دور کرنے والا اور سامانِ نشو ونما بہم پہنچانے والا ہے۔ (117)

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا
اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ ع

ع 14 8 3

اور ان تینوں، کعب بن مالک، بلال بن اُمیّہ اور مرارہ بن ربیع کی طرف بھی رحمت سے متوجّہ ہوا جو جنگِ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے؛ یہاں تک کہ جن پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی اور وہ اپنے آپ سے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾

تنگ پڑ گئے اور جان گئے کہ اللہ کی طرف رجوع کرنے کے علاوہ ان کے لیے کہیں جائے پناہ نہیں ہے۔ اور اللہ اپنی رحمت سے متوجّہ ہوا تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع کرلیں۔ یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (118)

اے اہلِ ایمان! سچّے اور مخلص لوگوں کی معیّت میں رہا کرو اور اللہ کے قوانین سے ہمیشہ ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے رہو (الفجر 29:89)۔ (119)

مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ وَمَنۡ حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ
اَنۡ يَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَرۡغَبُوۡا بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ
نَّفۡسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا
مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوۡنَ مَوۡطِئًا يَّغِيۡظُ
الۡكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوۡنَ مِنۡ عَدُوٍّ نَّيۡلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ بِهٖ
عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ﴿۱۲۰﴾

اہلِ مدینہ اور اُن کے قرب و جوار میں رہنے والے صحرا نشینوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ جنگ میں رسول اللہ کا ساتھ نہ دیں اور پیچھے رہ جائیں اور اُس کی جان سے اپنی جان کو عزیز سمجھیں۔ یہ اس لیے کہ دین کے نظام کے قیام و استحکام کے مراحل میں وہ اگر پیاس، تکان اور بھوک سے دوچار ہوں اور اُن کے قدم کسی ایسی جگہ پڑیں جس سے کفّار کرب اور بے چینی میں مبتلا ہو جائیں اور ہر چرکا جو انہیں دشمن سے لگتا ہے، تو ان کے یہ کام اعمالِ صالحہ کے طور پر لکھے جاتے ہیں۔ اور اللہ، یقیناً معاشرے کا بگاڑ دور کرنے اور اس میں حسن و توازن پیدا کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں جانے دیتا۔ (120)

وَلَا يُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِيۡرَةً وَّلَا كَبِيۡرَةً وَّلَا يَقۡطَعُوۡنَ

یہ مومنین، دین کے نظام کے لیے تھوڑا Contribute

وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

کرتے یا زیادہ اور جو منزل بھی وہ طے کرتے ہیں، تو وہ لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ انہیں، ان کے اعمال کی حسین تر جزا دے۔ (121)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ
فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا 15
قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع 4 4

مومنین کے لیے یہ مناسب نہیں کہ دین کی عملی تعلیم حاصل کرنے کے لیے سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔ تو کیوں نہ ساری جماعت میں سے ایک گروپ جائے تاکہ زندگی کے ٹھوس واقعات پر غور کر کے یہ سمجھیں کہ مختلف مراحلِ زندگی میں ان پر دین کے کون کون سے قوانین کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور واپس اپنی قوم کے افراد کے پاس آکر انہیں زندگی کی غلط رَوِش کے نقصان رساں نتائج سے متنبّہ کریں تاکہ وہ مصافِ زندگی میں محتاط رہیں۔ (122)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ
وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

اے اہلِ ایمان! جو کفّار تمہارے قُرب و جوار میں رہتے ہیں ان سے نبرُد آزما رہو تاکہ وہ تمہاری قوّت اور سختی کو محسوس کریں۔ اور تمہارے علم میں یہ بات رہے کہ اللہ ان کا ساتھ دیتا ہے جو اس کے احکام سے ہم آہنگ رہتے ہیں۔ (123)

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے تو ان کفّار میں سے بعض طنزاً پوچھتے ہیں کہ تم میں وہ کون ہیں جن کا اس سورت کی وجہ سے ایمان بڑھ گیا ہے؟ جو فی الواقع اہلِ ایمان ہیں ان کا ایمان اور قوی ہو جاتا ہے (الانفال 8:2)

اوراس امر پر مسرّتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ (124)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٢٥

اور جن کے دلوں میں منافقت کا مرض ہوتا ہے اور قلب وذہن کا توازن بگڑا ہوا ہے تو ان کے شک، التباس اور اضطراب میں مزید اضافہ ہوتا جاتا ہے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مرجاتے ہیں۔ (125)

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝١٢٦

کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ سال میں ایک یا دومرتبہ جنگ کے مصائب ومشکلات میں مبتلا ہوجاتے ہیں پھر بھی یہ غلط رَوِش چھوڑ کر صحیح طرزِ زندگی اختیار نہیں کرتے اور نہ ہی عبرت وموعظت حاصل کرتے ہیں۔ (126)

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝١٢٧

اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے تو یہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں کہ کیا تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا کہ کہیں ہماری نفسیاتی کیفیت کو بھانپ نہ لے۔ پھر پلٹ کر چل دیتے ہیں۔ اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق اِن کے دل پھر گئے کیوں کہ یہ ایسی قوم ہے جو غوروفکر سے کام ہی نہیں لیتی۔ (127)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢٨

(اے ایمان والو!) یقیناً تم ہی میں سے تمہارے پاس رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم آ گیا ہے جسے تمہارا سختی یا تکلیف میں پڑ جانا سخت شاق گزرتا ہے۔ وہ تمہاری منفعت اور بھلائی کی شدید آرزو رکھتا ہے۔ وہ مومنین کے لیے نرم اور رحم دل ہے۔ (128)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ

پھر بھی یہ کفّار اگر الٹے چل کھڑے ہوں تو اے رسول

16 ع 7 5 تَوَکَّلۡتُ وَ ھُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۱۲۹﴾

صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ اللہ کی تائید و نصرت میرے لیے کافی ہے۔ اس کے سوا مجھے کسی کی احتیاج نہیں۔ اس کے علاوہ کوئی صاحبِ اقتدار Sovereign ہستی ہے ہی نہیں۔ میں اسی کے قوانین پر بھروسا کرتا ہوں اور وہ ربوبیّتِ عالمینی کا عظیم کنٹرول اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہے۔ (129)

سُوۡرَۃُ یُوۡنُسَ (۱۰)

اٰیَاتُھَا ۱۰۹ — رُکُوۡعَاتُھَا ۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۱﴾

اللہ، علیم و رحیم کا ارشاد ہے کہ یہ آیات اُس کتاب کی ہیں جو ہر قانون، حکم کی غرض و غایت، فلاسفی بھی بتاتی ہے۔ (1)

اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنۡھُمۡ اَنۡ
اَنۡذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَھُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ
عِنۡدَ رَبِّھِمۡ ؕ قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ اِنَّ ھٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۲﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کیا یہ بات لوگوں کے لیے باعثِ تعجّب ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک شخص کی طرف وحی بھیجی کہ وہ غلط طرزِ زندگی والوں کو تباہ کن نتائج سے متنبّہ کر دے اور اہلِ ایمان کو بشارت دے کہ ان کے لیے، ان کے نشوونما دینے والے کے یہاں، شرف اور بلندیٔ مدارج بھی ہیں اور مراحلِ زندگی میں سبقت بھی۔ اس کے باوجود کفّار یہ کہتے ہیں کہ یہ رسول صریحاً جھوٹا ہے۔ (2)

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ
اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ

تمہارا نشوونما دینے والا، اللہ ہے جس نے کائنات کو چھے Eras میں پیدا کیا (الاعراف 7:54، ہود 11:7،

شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۝۳

الفرقان 59:25، اَلسَّجدۃ 4:32، قٓ 30:50، الحدید 4:57) پھراس کے کنٹرول پر اپنی گرفت مضبوط ومحکم کرلی۔ وہی تدبیرِ امور کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر، کوئی کسی کے ساتھ گواہی کے لیے کھڑا ہونے والانہیں۔ یہی ہے اللہ، تمہیں نقطۂ آغاز سے نشوونما دیتے ہوئے تکمیل تک پہنچانے والا۔ تم اُسی کی محکومیّت اختیار کیے رہو۔ کیا تم غوروفکر نہیں کرتے؟ (3)

اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝۴

تم سب کو اُسی کے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ یہ اللہ کا پختہ وسچّا وعدہ ہے۔ وہی تخلیق کی ابتدا کرتا ہے، پھر اسے زندگی کے مختلف مراحل اور Phases سے گزارتا ہے تاکہ جن لوگوں نے اقدار وحی پر ایمان کے ساتھ صلاحیّت پرور کام بھی کیے ان کو پورا پورا اجر دے (الاحزاب 24:33، سبا 3:34-4، الجاثیۃ 22:45، النّجم 31:53)۔ اور جو کافر ہیں ان کے لیے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہے کیوں کہ وہ ان اقدار کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ (4)

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۝۵

وہی ہے جس نے سورج کو ذاتی اور چاند کو اکتسابی روشنی کا حامل بنایا اور چاند کی منزلیں مقرّر کیں تاکہ تم اس سے سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرلیا کرو (الانعام 96:6، بنی آسرآئیل 12:17)۔ اللہ نے اسے سرتاسر مبنی برحق اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق

پیدا کیا ہے۔ اللہ، یہ آیات ان لوگوں کے لیے واضح کر کے بیان کرتا ہے جو علم سمجھ سے کام لیں۔ (5)

اِنَّ فِي اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَّقُوۡنَ ﴿۶﴾

دن اور رات کے ادل بدل کر وقوع پذیر ہونے اور کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ اللہ نے تخلیق فرمایا ہے ان میں، اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والوں کے لیے حقائق مضمر ہیں جو ان کی توجّہ ان کے خالق اور اس کے قوانین کی جانب منعطف کرا دیں۔ (6)

اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَاطۡمَاَنُّوۡا بِهَا وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ ﴿۷﴾

جو لوگ قانونِ مکافات کا سامنا کرنے سے نہیں ڈرتے اور اسی دنیاوی زندگی سے خوش اور مطمئن رہتے ہیں اور جو ہمارے قوانین سے بھی غافل رہتے ہیں۔ (7)

اُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۸﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کا، ان کے اعمال کی وجہ سے، ٹھکانا آگ کا جہنّم ہے۔ (8)

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهۡدِيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِيۡمَانِهِمۡ ۚ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ فِيۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿۹﴾

جو لوگ وحیٔ الٰہی پر ایمان لاتے اور صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے والے کام بھی کرتے رہتے ہیں، اُن کا ربّ ان کی رہنمائی ان کے ایمان کے باعث جنّت کے ایسے سدا بہار باغات کی طرف فرما دیتا ہے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے اور جن میں زندگی کی نعما اور آسائشیں موجود ہیں۔ (9)

دَعۡوٰىهُمۡ فِيۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعۡوٰىهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰﴾ ع 1 10 6

ان میں، ان کی دعا ہوتی ہے: اے ہمارے اللہ! تیری ذات ارفع و بلند ہے اور ان میں ان کی یہ آرزو بھی ہوتی

ہے کہ وہ آفتوں سے محفوظ، امن اور سلامتی سے رہیں
اوران کی ذات کی پوری پوری نشو ونما اور تکمیل ہو جائے
اور آخر میں وہ بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں کہ ستائش و
تحسین اللہ کے لیے ہے جو عالم گیر انسانیّت کا ربّ ہے
اور ہر شئے کی نشو ونما کرتے ہوئے اسے تکمیل کی طرف
لیے جا تا ہے۔ (10)

وَلَوۡ یُعَجِّلُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسۡتِعۡجَالَہُمۡ بِالۡخَیۡرِ لَقُضِیَ
اِلَیۡہِمۡ اَجَلُہُمۡ ؕ فَنَذَرُ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا فِیۡ
طُغۡیَانِہِمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ﴿۱۱﴾

جس طرح انسان ، مفادات حاصل کرنے کے لیے
عُجلت سے کام لیتا ہے اگر اللہ بھی انسانوں کو ان کی
لغزشوں پر سزا دینے میں اسی طرح عُجلت دکھانے لگے
تو قصّہ ختم ہو جائے اور ان کا کام تمام ہو جائے مگر عمل
اوراس کا نتیجہ مرتّب ہونے تک ہم نے ایک وقفہ رکھا
ہے۔ لہٰذا، جو لوگ ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا
کرنے سے ڈرتے نہیں، ہم انہیں راہ گم کردہ، حیران و
سرگرداں چھوڑ دیتے ہیں کہ مہلت کے وقفے سے فائدہ
اٹھالیں۔ (11)

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنۡۢبِہٖۤ اَوۡ قَاعِدًا اَوۡ
قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا کَشَفۡنَا عَنۡہُ ضُرَّہٗ مَرَّ کَاَنۡ لَّمۡ یَدۡعُنَاۤ اِلٰی
ضُرٍّ مَّسَّہٗ ؕ کَذٰلِکَ زُیِّنَ لِلۡمُسۡرِفِیۡنَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾

جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں لیٹے،
بیٹھے اور کھڑے یعنی ہر وقت پکارتا ہے۔ جب ہمارے
قانونِ مکافات کے مطابق اس کی تکلیف دور ہو جاتی
ہے تو زندگی میں یوں چلنے لگتا ہے کہ جیسے تکلیف پہنچنے پر
اس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ اس طرح ایسے نادانوں کو
ان کے اعمال خوشنما بن کر دکھائی دیتے ہیں۔ (12)

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ
وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

تم سے پہلے کئی سابقہ اُمتوں کو جب ان کے پاس رسول واضح آیات لے کر آئے اور وہ ایمان نہ لائے اور سرکشی پر اتر آئے، ہم نے ہلاک کر ڈالا۔ مجرمین کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (13)



ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

پھر ہم نے ان کے بعد، ان کی جگہ تمہیں آباد کر دیا کہ دیکھیں کہ تم کیا کرتے ہو، تمہاری رَوِشِ زندگی کیسی ہے؟ (14)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ
لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى
اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

جب ان کے سامنے ہماری آیات پیش کی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے سے خوف نہیں کھاتے، کہتے ہیں کہ اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن لا، یا اِسے تبدیل کر دے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو واضح کر دے کہ مجھے اس کا حق نہیں کہ میں اسے اپنی مرضی سے تبدیل کر دوں۔ میں تو صرف اسی کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے نشوونما دینے والے کی نافرمانی کر کے صحیح راستے سے اِدھر اُدھر ہو جاؤں تو سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (ہود 11:113، القلم 9:68)۔ (15)



قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ
لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ میں تمہیں یہ احکامِ وحی پڑھ کر سناتا اور نہ تمہیں ان سے آگاہ ہی کرتا۔ تنزیلی احکام اسی کی

طرف سے ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے تالیف نہیں کیے۔ اس سے پہلے میں نے تمہارے درمیان ایک دیانت دارانہ عمر بسر کی ہے۔ کیا تم یہ بات سمجھ نہیں رہے؟ (16)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾

اُس شخص سے بڑھ کر اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہو گا جو اپنی طرف سے بات گھڑ لے اور اللہ سے منسوب کر دے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ یہ تو جرم ہے۔ یقیناً اس کے یہاں مجرم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ (17)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

یہ اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی پرستش و بندگی کرتے ہیں جو نہیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان اور کہتے یہ ہیں کہ یہ، اللہ کے یہاں، ان کے سفارشی ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کیا تم اللہ کو ان سفارشیوں کے متعلّق بتاتے ہو جو اُس ہمہ دان و ہمہ بین کو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کہیں دکھائی نہیں دیتے۔ یہ جن چیزوں کو اللہ کا ہمسر و مثیل بناتے ہیں، اللہ ان سے بلند اور ماورا ہے۔ (18)

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

سارے انسان ایک، اُمّت تھے (البقرۃ 213:2) پھر انہوں نے اختلافات پیدا کر لیے۔ اگر پہلے سے اللہ کا قانونِ مہلت نافذ نہ ہوتا تو جن امور میں اختلاف کر رہے ہیں، ان کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ (19)

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا

یہ کہتے ہیں کہ اس کے ربّ کی طرف سے اس پر فیصلہ

ع 2 10 7

الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

کن حکم کیوں نہیں نازل ہو جاتا۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ غیب کا علم تو اللہ کے پاس ہے کہ یہ حکم کب آئے گا۔ تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (20)

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ
اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِىْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا
يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾

تکلیف پہنچنے کے بعد جب ہم انسانوں کو اپنی رحمت کی لذّت سے آشنا کراتے ہیں تو یہ ہماری آیات کے خلاف طرح طرح کی تدبیریں کرنے لگ جاتے ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے اللہ تدبیر سازی میں تم سے بھی زیادہ سریع العمل ہے۔ تم جو تدبیریں کرتے رہتے ہو، ہمارے فرستادے انہیں تحریر میں لاتے جاتے ہیں۔ (21)

هُوَ الَّذِىْ يُسَيِّرُكُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِى
الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا
رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا
اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ
لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

یہ اللہ ہی ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں بھی ہوتے ہو، وہ سمندر میں موافق ہواؤں کے ذریعے تیزی سے چلتی ہیں اور تمہیں اس سے خوشی ہوتی ہے۔ جب آندھی ان کشتیوں کو آ لیتی ہے اور ہر طرف سے موجیں انہیں آ گھیرتی ہیں تو خیال کرنے لگتے ہیں کہ ان لہروں میں گھر گئے۔ اُس وقت یہ خلوصِ دل سے اللہ کو اسی کی اطاعت وفرماں پذیری کرتے ہوئے پکارنے لگتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس آفت سے بچا لیا تو ہم یقیناً تیرے شکر گزار اور تیرے قوانین کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ (22)

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

پھر جب اللہ انہیں اس آفت سے بچالیتا ہے تو حق--- عدل وانصاف کے برعکس، زمین میں ظلم وزیادتی پر اتر آتے ہیں۔اے انسانو! تمہاری اس سرکشی وحدود شکنی کا وبال تمہاری جانوں پر ہی پڑے گا۔ سرکشی اور بغاوت سے حاصل ہونے والا یہ سامانِ زیست صرف اِسی دنیاوی زندگی کے لیے ہے۔ پھر تمہیں ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم تمہیں بتادیں گے جو جو تم کرتے رہے تھے۔ (23)

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ
وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ
اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اس دنیاوی زندگی کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے ہم بلندیوں سے پانی برساتے ہیں تو اس سے زمین کی روئیدگی گھل مل کر نکلی اور گھنی ہو کر اُگی جس سے مویشی اور انسان کھاتے ہیں (طٰہٰ 20:53-54، السّجدۃ 27:32) یہاں تک کہ زمین اس سے مزیّن اور خوشنما ہوگئی اور کھیتی والوں نے خیال کیا کہ وہ اس ساری روئیدگی کے مالک بن گئے ہیں۔ رات یا دن کے وقت، ناگہاں، ہمارا قانون رُوبعمل آیا اور فصلیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہوگئیں گویا کل تک یہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ غوروفکر کرنے والے لوگوں کے لیے ہم اس طرح اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (24)

وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾

جو چاہے، اللہ اسے توازن بدوش راستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے (الفاتحۃ 6:1) اور اُس گھر کی طرف دعوت دیتا ہے جہاں انسان، خطرات ولغویات سے

محفوظ، امن وسلامتی میں ہوں اور ان کی کوششیں ثمر بار ہو جائیں اور اعتماد وحفاظت سے بلندیوں تک پہنچ جائیں۔ (25)

لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝٢٦

یہ نوازشات بلکہ اس سے بھی زیادہ، اُن لوگوں کے لیے ہیں جو حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتے ہوئے اپنی سیرت و کردار کے علاوہ معاشرے میں بھی حسن وتوازن پیدا کرتے چلے جائیں۔ ان کے چہروں پر ذلّت چھائے گی اور نہ سیاہی (عَبَس 38:80، القلم 43:68، المعارج 44:70)۔ یہی لوگ اہلِ جنّت ہیں۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (26)

وَالَّذِيۡنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۢ بِمِثۡلِهَا ۙ وَتَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ قِطَعًا مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝٢٧

اور جو لوگ معاشرے کا توازن بگاڑنے والے کام کرتے ہیں تو برائی کا بدلہ اُس کی مثل ہے (الشّوریٰ 40:42) اور ان پر ذلّت چھا رہی ہوتی ہے۔ اللہ کے یہاں ان کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ گویا ان کے چہرے اس طرح سیاہ ہوتے ہیں کہ رات کی تاریکی کے ایک ٹکڑے نے ان کے چہرے کو سیاہ پوش کر دیا ہو۔ یہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ (27)

وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَشُرَكَآؤُكُمۡ ۚ فَزَيَّلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝٢٨

جس دن ہم ان سب کو جمع کرتے ہیں پھر شرک کرنے والوں سے کہتے ہیں تم اور تمہارے شرکاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم ان کو الگ الگ کر دیتے ہیں اور ان کے شرکاء ان سے کہتے ہیں کہ تم ہماری تو پرستش نہیں

	کیا کرتے تھے۔ (28)
فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝٢٩	ہمیں تو تمہاری پرستش کا علم ہی نہیں تھا۔ اس پر اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان Sufficient witness ہے۔ (29)
هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٣٠	وہاں ہر شخص نمایاں طور پر دیکھ لیتا ہے جو اس نے اعمال کی صورت میں آگے بھیجا تھا اور ان کا معاملہ اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف refer کر دیا جاتا ہے جو ان کا حقیقی سرپرست و کارساز ہے۔ جو شرکاء انہوں نے اختراع کر رکھے تھے، سب غائب ہو جاتے ہیں۔ (30)
قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٣١	اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ ارض و سما سے تمہیں کون رزق عطا کرتا ہے (الجاثیۃ 5:45) یا تمہاری سماعت اور بصارت پر کس کا کنٹرول ہے اور کون بے جان اشیاء سے زندگی کو وجود میں لاتا ہے اور ذی حیات کو موت کی حالت میں لے جاتا ہے (آلِ عمران 27:3، الانعام 96:6، الرّوم 19:30) اور کون اشیاء کی منزلِ تکمیل کو سامنے رکھ کر ان کے وجود اور انجام کی تدبیرِ امور کرتا ہے۔ یہ فوراً کہہ دیں گے کہ اللہ۔ تو اِن سے پوچھ کہ پھر تم انسانی دنیا میں اللہ کے قوانین کی کارفرمائی کو کیوں بھول جاتے ہو؟ (31)
فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ښ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝٣٢	یہ ہے تمہارا نشو و نما دینے والا اللہ، الحق---- حکمت کے تقاضوں کے مطابق اشیاء کو وجود میں لانے والا۔ لہٰذا، حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے؟ تو پھر

النصف ع 3 10 8

کدھر بہکے جاتے ہو؟ (32)

كَذٰلِكَ حَقَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيۡنَ فَسَقُوۡۤا اَنَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۳۳

یوں تیرے ربّ کی یہ بات حق ثابت ہوگئی کہ جولوگ دین سے گریز کی راہیں تلاش کرتے رہتے ہیں، کبھی ایمان نہیں لانے کے۔ (33)

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ۝۳۴

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے جو کسی چیز کی ابتدأ تخلیق کرے، پھر اسے مختلف مراحل میں سے گزار کر تکمیل تک پہنچائے۔ خود ہی بتادے کہ اللہ ہی ہے جو ہر چیز کی پہلی بار تخلیق کرتا ہے۔ پھر اسے مختلف ادوار میں سلسلۂ گردش سے گزارتے ہوئے، نقطۂ تکمیل تک لے جاتا ہے (یونس10:4، النّجم 31:53، البروج 13:85)۔تم کہاں پھرے جاتے ہو۔ (34)

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَـقِّ ؕ اَفَمَنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ اَحَقُّ اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّىۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى‌ ۚ فَمَا لَـكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ۝۳۵

ان سے یہ بھی پوچھ کہ تمہارے شریکوں میں سے کون ہے جو حق کی طرف ہدایت دے سکتا ہے؟ یہ کیا جواب دیں گے،خود ہی بتادے کہ صرف اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی دے سکتا ہے۔ کیا وہ ہستی جو حق کی طرف رہنمائی دیتی ہے اتبّاع کیے جانے کی مستحق ہے یا وہ ہستی جسے خود صحیح راستہ نہ ملے بجز اس کے کہ اسے صحیح راستے کی طرف رہنمائی کی جائے۔ پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ یہ کیسے فیصلے کرتے ہو؟ (35)

وَمَا يَتَّبِعُ اَكۡثَرُهُمۡ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِىۡ مِنَ الۡحَـقِّ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ۝۳۶

ان کی اکثریّت صرف گمان اور قیاس آرائیوں کے پیچھے لگی رہتی ہے۔حق کے مقابلے میں ظن کوئی فائدہ

نہیں دیا کرتا۔ یقیناً، اللہ کے علم میں ہے جو یہ کرتے رہتے ہیں۔ (36)

وَمَا كَانَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ اَنۡ يُّفۡتَرٰى مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۟

یہ قرآن ایسا نہیں کہ اسے اللہ کے سوا کسی اور ہستی نے مرتّب کیا ہو۔ اس کے برعکس، یہ پہلے سے موجود وحی کی، اپنے عملی نظام سے، تصدیق کرتا ہے اور کتاب کو تفصیل سے بیان کرنے والا ہے جس میں نہ کوئی شک ہے نہ کوئی نفسیاتی الجھن اور یہ عالم گیر انسانیت کی ربوبیّت کرنے والے کی طرف سے ہے۔ (37)

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ ‌ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۟

یہ لوگ، کیا یہ کہتے ہیں کہ اس پیغمبر نے اسے اپنی طرف سے بنا لیا ہے؟ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں چیلنج دے دے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس کی مثل ایک سورت ہی بنا لاؤ اور اس کام کے لیے اللہ کو چھوڑ کر جس کو بھی بلا سکتے ہو، بلا لو (البقرۃ 2:23، ہود 11:13، بنی اسرآئیل 17:88)۔ (38)

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ ‌ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ فَانْظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ۟

بلکہ جس کے علم کو اپنے احاطہ میں نہیں لا سکتے، اس کو جھٹلا رہے ہیں حال آں کہ ابھی تک اس قرآن کی تاویل یعنی حتمی معنویّت تک ان کی دسترس ہی نہیں ہوئی (النّمل 27:84)۔ انھی کی طرح، ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی۔ دیکھ لو، سرکش لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟ (39)

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ‌ ؕ وَرَبُّكَ

ان میں بعض وہ ہیں جو اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں

ع 4 10 9

اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ؏ ۴۰

اور کچھ اسے نہیں تسلیم کرتے۔ معاشرے کے نظام کو درہم برہم کردینے والوں کواللہ خوب جانتا ہے۔(40)

وَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلْ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ‌ ۚ اَنۡتُمۡ بَرِيۡٓـــُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۴۱

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! اگر یہ تیری شخصیّت اور تیری رسالت کو جھٹلا رہے ہیں تو ان سے کہہ دے کہ چلتے جاؤ۔ میں اپنے اعمال کا ذمّہ دار ہوں اورتم اپنے اعمال کے۔تم میرے اعمال سے لاتعلّق ہواور میں تمھارے اعمال سے بری الذمہ۔ (41)

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ‌ ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ۴۲

ان میں سے اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! کچھ ایسے ہیں جو بظاہر تیری طرف کان لگائے رہتے ہیں مگر ان کے دل کہیں اور ہوتے ہیں۔تو کیا تُو ایسے بہروں کو سنا سکتا ہے گو وہ عقل سے کام نہ لیں؟(محمد 16:47)۔ (42)

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ‌ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ ۴۳

ان میں کچھ ایسے ہیں جو بظاہر تجھ پر نظریں جمائے رہتے ہیں، لیکن ان کی توجہ کہیں اور ہوتی ہے۔اگر وہ بصیرت سے کام ہی نہ لیں تو (الاعراف 198:7) کیا تُو بصیرت کے اندھوں کوراہِ ہدایت دکھا سکتا ہے؟(43)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ النَّاسَ شَيۡـــًٔا وَّلٰـكِنَّ النَّاسَ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ۴۴

اللہ تو انسانوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا کرتا بلکہ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے ہیں۔ (44)

وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ كَاَنۡ لَّمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ۴۵

جس روز اللہ انہیں جمع کرتا ہے تو خیال کرتے ہیں جیسے یہ دنیا میں بس دن کی ایک ساعت بھر رہے ہیں (طٰہٰ 103:20)۔ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ جنھوں نے اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے کو جھٹلایا، وہ خسارے میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ تھے

ہی نہیں۔ (45)

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ ۝۴۶

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان لوگوں کے جن غلط اعمال کے بھیانک نتائج کا ہم ان کو خوف دلا رہے ہیں، ان میں کچھ خواہ ہم تجھے ابھی دکھادیں یا تجھے وفات دے دیں اور یہ بعد میں ظہور میں آئیں، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا (الرّعد 13:40، اَلْمُؤْمِنُوْن 95:23، الزُّخرف 42:43)۔ انہیں ہمارے قانون مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ جو کچھ یہ کرر ہے ہیں، ان کا نگران وفیصلہ کرنے والا اللہ ہی ہے۔ (46)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ‌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوۡلُهُمۡ قُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝۴۷

ہر اُمّت کی طرف رسول بھیجا گیا (الرّعد 7:13، الحجر 10:15، النّحل 36:16)۔ لہٰذا، جب ان کی طرف رسول آجاتا تو ان کے معاملات کا فیصلہ عدل سے کیا جاتا اوران کی حق تلفی نہیں کی جاتی تھی۔ (47)

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۴۸

یہ پوچھتے ہیں کہ اگرتم اپنی بات میں سچّے ہوتو ہولناک نتائج کی دھمکی کب پوری ہوگی؟ (48)

قُلْ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِىۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ‌ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ‌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً‌ وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۝۴۹

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو واضح کردے کہ ہولناک تباہی میں نہیں لاؤں گا۔ وہ قانونِ مکافات کے مطابق ہی آئے گی۔ میں تو اپنی ذات کے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتا ماسوائے اس کے جو اللہ کے قانون کے مطابق ظہور میں آئے۔ ہر اُمّت کے لیے ایک مدّتِ حیات ہے (الاعراف 34:7، الرّعد 38:13)۔ جب قانونِ مکافات کے مطابق وہ

مدّت پوری ہو جاتی ہے تو وہ اس میں ایک ساعت کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں کر سکتی (الحجر 15:5، المؤمنون 43:23، المنافقون 63:11)۔ (49)

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَتٰىكُمۡ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوۡ نَهَارًا مَّاذَا یَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۰﴾

ان سے پوچھ کہ دیکھو اگر اللہ رات کو یا دن کے وقت عذاب لے آئے تو تم کیا کر لوگے؟ اس میں مجرموں کے لیے عذاب کی جلدی مچانے کے کیا معنی؟ (50)

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ ؕ آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾

کیا پھر جب وہ عذاب واقع ہو جائے گا تو تمہیں اس پر یقین آئے گا؟ ہاں، اب وہ عذاب آ گیا ہے نا جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے۔ (51)

ثُمَّ قِیۡلَ لِلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡخُلۡدِ ۚ هَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۵۲﴾

پھر سرکش و حدود شکن لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اب ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ صرف تمہارے اعمال کی سزا ہے۔ (52)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — وَیَسۡتَنۡۢبِـُٔوۡنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلۡ اِیۡ وَرَبِّیۡۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕۚ وَمَاۤ
وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ ﴿۵۳﴾ ع

ع 5 13 10

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تجھ سے بار بار دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ عذاب آنے کی وعید سچ ہے؟ کہہ دے کہ ہاں! بے شک، میرا ربّ اس بات پر شاہد ہے کہ یہ سچ ہے۔ اور تم اللہ کے قوانین کو بے بس کر کے بچ نہیں سکتے۔ (53)

وَلَوۡ اَنَّ لِكُلِّ نَفۡسٍ ظَلَمَتۡ مَا فِی الۡاَرۡضِ لَافۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ ۚ وَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۵۴﴾

اور اگر ہر شخص جس نے ظلم کیا ہوگا، روئے زمین کا سب کچھ بھی فدیہ میں دینا چاہے گا تو بھی نہ بچ سکے گا۔ وہ جب عذاب کو دیکھیں گے تو ندامت کو چھپائیں گے۔ ان کے معاملات کا فیصلہ عدل و انصاف سے کیا جائے گا اور ان کی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ (54)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٥٥

یہ بات ذہن نشین کرلو کہ ارض وسما---- کائنات میں جو کچھ ہے، اللہ کے زیرِ اقتدار ہے۔ یہ بات بھی سن لو کہ اللہ کا وعدہ حق ہے لیکن اکثریّت سمجھتی ہی نہیں۔ (55)

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٥٦

وہی ہے جو زندگی عطا کرتا اور موت دیتا ہے اور اسی کے قانونِ مکافات کی طرف سب کو رجوع ہونا ہے۔ (56)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٧

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے یہ سرچشمۂ عبرت آگیا جو تمہیں غلط روِشِ زندگی کے انجام وعواقب سے متنبّہ کرکے بذریعہ قانون، حکماً روکتا ہے اور نفسیاتی امراض کے لیے شفا اور مومنین کے لیے ہدایت اور سرتاسر رحمت۔ (57)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝٥٨

تُو ان کو بتادے کہ یہ اللہ کے فضل اور رحمت سے عطا ہوا ہے۔ تمہیں اس عطا پر مسرّت کا اظہار کرنا چاہیے (الرّعد 36:13) ۔تم زندگی میں جو کچھ جمع کرتے رہتے ہو، یہ اُس سے کہیں بہتر ہے۔ (58)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝٥٩

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ تم نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے تم اس میں سے کسی کو حرام اور کسی کو حلال قرار دیتے رہتے ہو۔ ان سے پوچھو کہ کیا اللہ نے اس کے لیے تمہیں اجازت دی ہے (المآئدۃ 87:5، الاعراف 32:7) یا تم خود افترا کرکے اللہ سے منسوب کرتے رہتے ہو؟ (59)

وَمَا ظَنُّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡـكَذِبَ يَوۡمَ
الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ
اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ۞ ۶۰ ع 6 7 11

جو لوگ اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں، یومِ حساب کے متعلّق کیا سمجھے ہوئے ہیں۔ کیا ان کا محاسبہ نہ ہوگا؟ اِس وقت تو مہلت کا وقفہ انہیں ملا ہوا ہے، اپنے کیے کی تلافی کرلیں۔ اللہ تو انسانوں پر عنایت و کرم فرمانے والا ہے لیکن اکثریّت احسان مندی کے جذبات کا اظہار نہیں کرتی۔ (60)

وَمَا تَكُوۡنُ فِىۡ شَاۡنٍ وَّمَا تَتۡلُوۡا مِنۡهُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّلَا
تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيۡكُمۡ شُهُوۡدًا اِذۡ تُفِيۡضُوۡنَ
فِيۡهِ ؕ وَمَا يَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِى
الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰ لِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ
اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ‏ ۞ ۶۱

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو جس حال میں بھی ہو اور قرآن میں سے کہیں سے بھی قوانین پیش کر رہا ہو اور، تم لوگ جو کام بھی کر رہے ہوں اور کسی کام میں بھی مشغول ومنہمک ہوں، ہم تم سب کے نگران ہوتے ہیں اورارض وسما--- کائنات میں تیرے ربّ سے کوئی ذرّہ برابر چیز بھی پوشیدہ نہیں ہوتی، چھوٹی ہو یا بڑی، سب کا واضح کتابِ قوانین میں اندراج موجود ہے (آلِ عمران 5:3، سبا 3:34)۔ (61)

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۞ ۶۲

یاد رکھو! جو لوگ اللہ کے دین کے نظام کے رفیق و مددگار و دم ساز ہوتے ہیں، انہیں نہ کوئی خوف ہوتا ہے نہ کسی نوع کا حُزن۔ (62)

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ؕ ۞ ۶۳

وہ وحیٔ الٰہی پر ایمان رکھتے ہیں اور ہر حال میں اللہ کے قوانین سے متمسّک رہتے اور انہیں نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے۔ (63)

لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ
لِـكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰ لِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ؕ ۞ ۶۴

ان کے لیے دنیاوی زندگی میں اور حیاتِ اُخروی میں بھی خوش حالیوں اور سرفرازیوں کی نوید ہے۔ یہ بہت

بڑی کامیابی Achievement ہے۔ یہ اللہ کے قانون کے مطابق ہے اور اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ (64)

وقف لازم

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝65

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان مخالفین کی بغض وعناد کی باتیں تجھے حُزن زدہ نہ کردیں۔ تمام تر غالب قوّت تو صرف اللہ کی ہے۔ وہ سن رہا جان رہا ہوتا ہے۔ (65)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝66

یاد رکھو! ارض وسما میں جو کچھ بھی ہے، اللہ ہی کی مِلک ہے، اُسی کے زیرِ اقتدار ہے۔ اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اپنے شرکاء کو پکارتے ہیں، وہ کسی کی اتباع نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ ظن وتخمین کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور صرف قیاس آرائیوں پر چلتے ہیں۔ (66)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝67

وہی ہے جو تمہارے لیے رات کو وجود میں لایا تاکہ تم اس میں آرام کرسکو اور دن کو کاروبارِ حیات کے لیے روشن بنایا۔ جو بات کو سنتے سمجھتے ہیں، ان کے لیے ان میں قوانین کی نشانیاں ہیں۔ (67)

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝68

یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنالیا ہے (البقرۃ 116:2، بنیٓ اسرآئیل 111:17، 40، الکھف 4:18، مریم 88،35:19)۔ وہ تو ان تصوّرات سے بلند اور ماورا ہے۔ وہ کائناتی نظام کی تشکیل اور Functioning میں کسی کا محتاج نہیں۔ کائنات میں جو کچھ ہے، اسی کے پروگرام کی تکمیل کی خاطر سرگرم عمل ہے۔ اللہ کے بیٹا ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل تو ہے نہیں۔ تو کیا اللہ

کے بارے ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں علم نہیں ہوتا۔ (68)

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۞69

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ جو لوگ اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں ان کے اعمال کی کھیتیاں پروان نہ چڑھ سکیں گی۔ (69)

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۞70 ع

الثلثۃ وقف لازم

ع 7 10 12

جس سے یہ لطف اندوز ہو رہے ہیں، صرف اِسی دنیاوی زندگی کا سازوسامان ہے۔ پھر انہیں ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم انہیں شدید عذاب کا مزہ چکھائیں گے کیوں کہ یہ اقدارِ وحی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے تھے۔ (70)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ ۘ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ۞71

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے سرگزشتِ نوح علیہ السّلام کا تذکرہ کیجیے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تمہیں میرا تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کی آیات کی یاددہانی و بازآفرینی ناگوار گزرتی ہے تو میرا کوئی نقصان نہیں۔ میں تو اللہ کے قوانین پر بھروسا کرتا ہوں۔ تم اور تمہارے شرکاء اپنا طرزِ عمل و ارادہ Course of action پختہ بنالو کہ پھر تمہیں اپنے فیصلے میں شبہ و ابہام نہ رہے۔ پھر میرے خلاف اپنی تدبیریں کر گزرو اور مجھے قطعی مہلت نہ دو۔ (71)

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۙ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۞72

اور اگر تم مخالفت چھوڑ کر موافقت پیدا کرلو If you desist from opposition تو میں اس کے لیے تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو صرف اللہ کے

يہاں ہے۔ مجھے تو حکم ہے کہ میں اسی کے قوانین کے سامنے اپنی شخصیت کو جھکائے رکھوں۔ (72)

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾

سو، انہوں نے نوح علیہ السّلام کی شخصیّت و رسالت کو جھٹلایا۔ ہم نے انہیں اور ان کے ساتھ جو کشتی میں تھے، بچالیا اور جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے، انہیں غرق کردیا اور ان کی جگہ نجات پانے والوں کو آباد کردیا۔ غور کرو جن کو ان کے غلط طرزِ زندگی پر متنبّہ کیا گیا تھا، انہوں نے پروانہ کی۔ ان کا کیسا انجام ہوا۔ (73)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾

پھر نوح علیہ السّلام کے بعد ہم نے کئی رسول اُن کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے۔ وہ ان کے پاس واضح احکامات لے کر آئے لیکن وہ انہیں تسلیم کرنے والے نہ تھے کیونکہ وہ انہیں پہلے سے ہی جھٹلاتے چلے آرہے تھے۔ حد سے تجاوز کرنے والوں کے دلوں کو ہم اس طرح مہر بند کردیا کرتے ہیں۔ (74)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾

پھر ان کے بعد ہم نے موسٰی اور ہارون علیہما السّلام کو اپنی آیات دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ انہوں نے ان سے سرکشی اختیار کی اور اکڑ گئے۔ وہ تھی ہی مجرموں کی قوم۔ (75)

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٦﴾

جب انہیں ہماری طرف سے مبنی برحق نظامِ حیات دیا گیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریحاً باطل نظام ہے۔ (76)

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿٧٧﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ جب تمہارے پاس مبنی برحق نظام آگیا ہے تو اُس کے متعلّق ایسی باتیں کرتے ہو؟

کیا یہ باطل نظام ہے؟ جھوٹے لوگ کبھی پنپ نہیں سکتے، فلاح نہیں پا سکتے۔ (77)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٧٨

کہنے لگے کہ کیا تُو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں اُس مسلک سے جس پر ہم نے اپنے آبا کو چلتے ہوئے پایا ہے، موڑ کر کسی اور طرف لگا دے اور سرزمین میں تم دونوں کی حکومت قائم ہو جائے؟ ہم، تم دونوں کی کوئی بات نہیں ماننے کے۔ (78)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝٧٩

فرعون نے حکم دیا کہ میرے پاس سب ماہر جادوگر لائے جائیں۔ (79)

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝٨٠

جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ علیہ السّلام نے انہیں کہا کہ تم پیش کرو جو تم دکھانا چاہتے ہو۔ (80)

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٨١

جب انہوں نے اپنا کام دکھایا تو موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ جو چیز تم لائے ہو، محض شعبدہ بازی ہے۔ اللہ اسے باطل کر دکھائے گا۔ اللہ کے نزدیک معاشرے کا نظام درہم برہم کرنے والوں کے کام سنور نہیں سکتے۔ (81)

ع 8 12 13 وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨٢ ع

اللہ، اپنے قوانین کے مطابق حق پر مبنی نظام کو حق ثابت کر دکھاتا ہے خواہ استحصال کرنے والوں Exploiters کو یہ بات کتنی ہی ناگوار گزرے (الانفال 8:7-8)۔ (82)

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٨٣

موسیٰ علیہ السّلام پر ان کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کوئی اس خوف سے ایمان نہ لایا کہ فرعون اور اس کے سردار انہیں کہیں مصائب میں مبتلا نہ کر دیں۔ بلا شبہ،

فرعون سرزمین میں بڑا سرکش بنا ہوا تھا اور وہ تھا ہی
حدودفراموش۔ (83)

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝۸۴

موسٰی نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے
ہو اور اس کے قوانین کے آگے اپنے آپ کو جھکا لیا
Surrender کر دیا ہے تو صرف اسی کے قوانین پر
ہی بھروسا رکھا کرو۔ (84)

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۵

انہوں نے اعتراف کیا کہ ہم اللہ پر ہی بھروسا کرتے
ہیں اور التجا کی کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے!
ہمیں ان ظالموں کا تختۂ مشق نہ بننے دینا۔ (85)

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۸۶

اور اپنی رحمت سے ہمیں قومِ کفّار سے بچائے
رکھیے۔ (86)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۷

ہم نے موسٰی علیہ السّلام اور اس کے بھائی کو بذریعہ وحی
حکم دیا کہ تم دونوں، اپنی قوم کے لیے شہر مصر کو اپنے قیام
کے لیے موافق و سازگار بناؤ اور اپنے گھروں کو اپنی
تحریک اور توجہات کا مرکز بنا لو اور وہیں سے صلوٰۃ ----
دین کے نظام ---- کی ابتدا کر دو اور مومنین کو اس محنت
اور جِدّ وجُہد کے ثمرات کی بشارت دے دو۔ (87)

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝۸۸

اور موسٰی علیہ السّلام نے عرض کیا اے ہمارے نشوونما
دینے والے! تُو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس
دنیاوی زندگی میں مال و دولت اور شان و شوکت کی
چیزیں کیا اس لیے دی ہیں کہ وہ اس سے لوگوں کو
تیرے دین کے راستے سے بہکائیں؟ اے ہمارے

رب! ان کے مال دولت کو نیست و نابود کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے۔ جب تک یہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں یہ کبھی ایمان لانے والے نہیں۔ (88)

قَالَ قَدۡ اُجِيۡبَتۡ دَّعۡوَتُكُمَا فَاسۡتَقِيۡمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيۡلَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

اللہ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا کو شرفِ قبولیّت مل چکا۔ لہٰذا، اپنے نظامِ فکر پر مستحکم رہنا اور ان جاہلوں کے مسلک کی اتّباع ہرگز نہ کرنا۔ (89)

وَجٰوَزۡنَا بِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَجُنُوۡدُهٗ بَغۡيًا وَّعَدۡوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَدۡرَكَهُ الۡغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِيۡلَ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۹۰﴾

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتار دیا۔ فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور عداوت کے جلو میں ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے کے قریب پہنچا تو پکار اُٹھا کہ میں ایمان لایا۔ بے شک جس پر بنی اسرائیل ایمان لائی ہے اس کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں ہے۔ اور میں اس کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے والوں میں شامل ہوتا ہوں۔ (90)

آٰلۡئٰنَ وَقَدۡ عَصَيۡتَ قَبۡلُ وَكُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۹۱﴾

اللہ نے فرمایا اب، اس مرحلے پر ایمان لاتے ہو۔ اس سے پہلے نافرمانی پر تُلے رہے اور معاشرے کے حسن و توازن کو درہم برہم کرنے والوں میں شامل رہے۔ (91)

فَالۡيَوۡمَ نُنَجِّيۡكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ﴿۹۲﴾ ع 9 10 14

آج کے دن سے ہم تمہاری لاش کو بلند ساحلی جگہ پر پھینک کر محفوظ رکھتے ہیں تاکہ تُو بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے عبرت کا نشان بنا رہے۔ بے شک لوگوں کی اکثریّت ہماری آیات سے غفلت برتتی رہتی ہے۔ (92)

وَلَقَدۡ بَوَّاۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مُبَوَّاَ صِدۡقٍ وَّرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو توانائیوں اور Potentialities

الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡا حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۳﴾

سے معمور سرزمین میں ٹھہرایا اور عمدہ رزق عطا کیا لیکن وہ، وحی کی وساطت سے علم آجانے کے باوجود، اختلافات پیدا کرتے رہے۔ تیرا ربّ قیامت کے دن اُن کے مابین فیصلہ فرمادے گا۔ (93)

فَاِنۡ كُنۡتَ فِىۡ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ فَسۡـَٔلِ الَّذِيۡنَ يَقۡرَءُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ لَقَدۡ جَآءَكَ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ۙ﴿۹۴﴾

اے مخاطب! اگر تجھے ہماری طرف سے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وساطت سے نازل کردہ قرآن کے بارے میں کوئی شک یا التباس محسوس ہو تو تُو اُن یہود ونصاریٰ سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے اپنی کتابوں کو پڑھتے پڑھاتے ہیں کہ کتبِ سماوی کی وحی کی بنیادی تعلیم ایک ہی ہے۔ حق، بذریعہ وحی تیرے ربّ کی طرف سے تیرے پاس آچکا لہٰذا، جھگڑا یا شک کرنے والوں میں سے نہ ہوجانا۔ (94)

وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۹۵﴾

اور نہ ان لوگوں میں شامل ہونا جو اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے رہتے ہیں کہ اس طرح تُو بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہوجائے گا۔ (95)

اِنَّ الَّذِيۡنَ حَقَّتۡ عَلَيۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۹۶﴾

جن لوگوں پر تیرے ربّ کی بات حق ثابت ہوگئی، وہ ایمان نہ لائیں گے (یونس 10:33)۔ (96)

وَلَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿۹۷﴾

خواہ، ان کے پاس ایسے سب نتائج جو انسان کی توجّہ اللہ اور اس کے قوانین کی طرف منعطف کرادیتے ہیں، محسوس شکل میں سامنے آجائیں، یہاں تک کہ عذاب کو بھی اپنے سامنے دیکھ لیں۔ (97)

فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡيَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ اِيۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ

سوائے قومِ یونس کے کیوں کوئی بستی ایسی نہ ہوئی جو

يُوۡنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾

ایمان لاتی اوراس کا ایمان لانا اس کے لیے منفعتوں کا موجب بنتا۔ جب قومِ یونس ایمان لائی تو ہم نے اس پر سے اس دنیوی زندگی کا ذلّت آمیز عذاب ہٹا دیا اور انہیں اس زندگی کی مدّت کے لیے سامانِ زیست سے بہرہ ور فرمایا (الصّٰفّٰت 148:37)۔(98)

وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾

اگر تیرے ربّ کی مشیّت جبر پر مبنی ہوتی تو زمین پر سب کے سب لوگ ایمان لے آتے۔ تو کیا، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو لوگوں کو مجبور کرنا چاہتا ہے کہ وہ مومن بن جائیں (البقرۃ 256:2)۔(99)

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

کسی انسان کا ایمان اُس وقت تک ایمان نہیں قرار دیا جا سکتا جب تک وہ اللہ کے قانون کے مطابق Reason اور Free will سے ایمان نہ لائے۔ جو لوگ Reason سے کام نہیں لیتے ان پر حقائق Vague اور Obscure رہتے ہیں (الانعام 126:6، یونس 39:10)۔(100)

قُلِ انْظُرُوۡا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَا تُغۡنِى الۡاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنۡ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے کہہ دے کہ زمین اور بلندیوں میں جو کچھ ہے، اسے دیکھو اور غور و فکر کرو۔ ہر چیز قوانین کے مطابق چل رہی ہے۔ کسی کو Warn کرنے کے ضرورت ہی نہیں۔ مگر انسانی دنیا میں اختیار و ارادہ کی آزادی کے حامل جو لوگ اقدارِ وحی پر ایمان ہی نہ لائیں، اُن کے لیے حق نما نشانیاں اور Warn کرنے والے بیکار ہیں (البقرۃ 6:2)۔(101)

فَهَلۡ يَنۡتَظِرُوۡنَ اِلَّا مِثۡلَ اَيَّامِ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ قُلۡ فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾	تو کیا یہ اُن پُر مصائب ادوار کے منتظر ہیں جو ان سے پہلے کی اُمتوں پر گزر چکے ہیں۔ انہیں بتا دے کہ پھر منتظر رہو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (ہود 11:93)۔(102)
10 ع 11 15 ثُمَّ نُـنَجِّىۡ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كَذٰلِكَ‌ۚ حَقًّا عَلَيۡنَا نُـنۡجِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾	ایسے حالات میں حسبِ سابق، ہم اپنے رسولوں اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بچا لیا کرتے تھے۔ مومنین کو حفاظت میں لے لینا ہم پر واجب ہے (الرّوم 47:30، المجادلة 21:58)۔(103)
قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ دِيۡنِىۡ فَلَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِيۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ اَعۡبُدُ اللّٰهَ الَّذِىۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ‌ ۖۚ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ‏ ﴿۱۰۴﴾	ان سے پوچھ کہ اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین کے بارے میں کوئی شک اشتباہ ہے تو جان لو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر جن ہستیوں کی پرستش کرتے ہو، میں ان کی محکومیّت واطاعت نہیں کرتا بلکہ میں تو اُس اللہ کی محکومیّت اختیار کیے ہوئے ہوں جو تمہیں موت دیتا ہے۔ اور مجھے حکم ہے کہ مومنین میں شامل رہوں۔(104)
وَاَنۡ اَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا‌ ۚ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۰۵﴾	اور اپنی پوری شخصیّت کو اُس دین پر قائم رکھوں جو تمام غیر اللہ رَوِش و اعتقادات سے کٹ کر صرف اللہ کے قوانین و اقدار پر مبنی ہے اور اللہ کی اطاعت میں اللہ کے سوا کسی اور ہستی کو شریک نہ کروں۔(105)
وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ‌ ۚ فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾	اور اے انسان! تُو اللہ کے سوا کسی کو نہ پکار جو نہ تو تجھے فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ اگر تُو نے ایسا کیا تو اُس صورت میں قانون شکنوں میں شامل ہو جائے گا۔(106)
وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ‌ ۚ وَاِنۡ يُّرِدۡكَ بِخَيۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهٖ‌ ؕ يُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ	اگر تجھے اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق کوئی تکلیف پہنچے تو سوائے اُس کے اور کوئی ہٹانے والا نہیں۔ اور اگر وہ

عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝۱۰۷

تمہیں شرف و برتری عطا کرنے کا ارادہ کرے تو کوئی اس کے فضل کو رد کرنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں کو اپنی مشیّت، قانون کے مطابق اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ اور وہ حفاظت اور سامانِ نشو ونما عطا فرمانے والا ہے۔ (107)

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ‌ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍؕ ۝۱۰۸

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتادے کہ اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق، پیغامِ وحی آچکا۔ جو کوئی اس سے ہدایت حاصل کرتا ہے تو وہ اپنی ذات کے فائدے کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی سیدھی راہ سے ہٹ جاتا ہے تو اس گمراہی کا نقصان اس کی ذات پر ہی پڑتا ہے۔ میں تمہاری طرف سے ذمّے دار اور جواب دہ تو نہیں ہوں۔ (108)

ع 11 6 16 وَاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰٓى اِلَيۡكَ وَاصۡبِرۡ حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ ۖۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ۝۱۰۹ ع

تُو اسی کا اتباع کیے جا جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اور اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت سے مصروفِ عمل رہ، یہاں تک کہ اللہ تمہارے اور دین کے مخالفین کے مابین فیصلہ فرمادے۔ فیصلہ کرنے والوں میں وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (109)

سُوۡرَةُ هُوۡدٍ (۱۱)

اٰیاتُھا ۱۲۳ — رُکُوعاتُھا ۱۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓر‌ ۚ كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍۙ ۝۱

اللہ، رحیم وعلیم کا ارشاد ہے کہ یہ کتاب، قرآن ہے جس کی آیات کو محکم بنایا گیا ہے (آلِ عمران 7:3) اور انہیں اُس خبیر ہستی کی طرف سے واضح کر کے بیان کیا گیا ہے جو ان آیات کی غرض وغایت، فلاسفی The why

of it بھی بتاتی ہے۔ (1)

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ﴿٢﴾

کہ تم اللہ کے سوا کسی کی محکومیّت اور اطاعت اختیار نہ کرو۔ میں اُسی کی طرف سے تمھیں غلط طرزِ زندگی کے بھیانک نتائج سے آگاہ کرنے والا اور صالح اعمال کے اچھے ثمرات کی خوش خبری دینے والا ہوں۔ (2)

وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا
إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن
تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ﴿٣﴾

اور یہ کہ تم اپنے ربّ سے ممکنہ لغزشوں کے مُضر اثرات سے حفاظت طلب کرتے اور اسی کے قانون کی طرف رجوع کیے رہو۔ تمھیں ایک مقرّرہ مدّت تک متوازن سامانِ پرورش عنائت فرمائے گا اور ہر صاحبِ فضیلت کو زندگی کی عنایات سے نوازے گا۔ اور اگر تم اس کے قوانین سے روگردانی کرو گے تو میں تمہارے لیے بڑے دن--- قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (3)

إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤﴾

تمھیں اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی رجوع ہونا ہے۔ اس کی ازلی ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے۔ (4)

أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ
يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٥﴾

غور کرو کہ لوگ ظاہری اور باطنی Dual شخصیّت بنائے رہتے ہیں تاکہ اُس سے اپنی باطنی شخصیّت کو مخفی رکھیں۔ دیکھو! جب یہ اپنی حقیقی باطنی شخصیّت کو یوں چھپاتے ہیں تو In Actual life جسے یہ چھپائیں یا Behaviour میں Manifest رکھیں، وہ اسے جان رہا ہوتا ہے۔ وہ تو سینوں میں مستور باتوں کا علم بھی رکھنے والا ہے (نوح 7:71)۔ (5)